My dear sir! I have studied so and so Bible.Can you please guide me which one is an authentic one?

انہوں نے بارہ تیرہ منٹ کے غور وفکر کے بعد سر اٹھایا اور گویا ہوئے: My dear Sir ! As you and every muslim claims that the Holy Quran is the word of God, neither myself nor any christian can claim that the Bible is the word of God.

پھر انہوں نے بتایا کہ بائبل کی تصنیف سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے دور میں بھی نہیں ہوئی، عرصہ دراز بعد ہوئی۔ اہم ترین بات جس کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کرانا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے تو ایک ہی بائبل نازل کی ہے، یہ 73 کی تعداد میں کہاں سے آگئیں!

اس تحریف کی وجہ جو مجھے نظر آتی ہے، پیروکاروں کا اپنے رسول کی عزت وتکریم میں غلو ہے۔ ''پولس paul'' نے جب سے توحید کو تثلیث سے بدل دیا اور عیسائیت میں یہ عقیدہ گھڑ کر داخل کیا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہمارے گناہوں کے کفارے میں سولی پر لٹک گئے ہیں...... اب ہم سے کوئی مؤاخذہ نہ ہوگا۔ اب عیسائی آزاد ہیں جو چاہیں کریں...... یہ کہاں کا انصاف ٹھہرا: ''کرے کوئی بھرے کوئی۔''

۱۔ سیدنا آدم علیہ السلام اپنے بیٹے قابیل کا قتل تو اللہ ارحم الراحمین سے Wash out نہ کرا سکے۔

۲۔ سیدنا نوح علیہ السلام کا نافرمان اور کافر بیٹا طوفان نوح میں ڈوب رہا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے شفقت پدری سے مجبور ہو کر اللہ کے حضور میں اس کی سفارش کی تو اللہ نے ڈانٹ پلا دی: ﴿قال یانوح إنه لیس من أهلک إنه عمل غیر صالح فلا تسئلن ما لیس لک به علم إنی أعظک أن تکون من الجاهلین ۞﴾ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح! یقیناً وہ تیرے گھرانے سے نہیں۔ اس کے اعمال غیر صالح ہیں۔ تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں سے اپنا شمار کرانے سے باز رہ۔'' [هود ٤٦]

۳۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی قیامت کے دن نصاریٰ کے اس شرک سے اپنی برأت کا اظہار کر دیں گے۔ تفصیل کے لیے قرآن مجید [سورة المائدة آیات ١١٦ ـ ١٢٠] پڑھ لیجئے۔ اب ادیانِ عالم میں سے دین اسلام ہی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ اس لیے کہ اللہ نے اس (قرآن) کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے: ﴿إنا نحن نزلنا الذکر وإنا له لحافظون ۞﴾ ''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔'' [الحجر ٩]

قسط: ۲

عالم اسلام کو درپیش مسائل اور داعیانِ حق کا فریضہ

عبدالرحیم روزی

علم وآگہی میں زوال:

آج ساری عالم انسانیت کی توجہ تعلیم کی طرف مبذول ہے۔ مستقبل اسی کا ہے جس نے تعلیم وآگہی میں میدان جیت لیا ذرا سوچیئے کہ صرف ٹوکیو میں ایک ہزار یونیورسٹیاں ہیں۔ جبکہ ہمارے پورے ملک میں کل 60 یونیورسٹیاں ہیں۔ [ماہنامہ علم وآگہی دسمبر ۲۰۰۶] ڈاکٹر خرم بشیر صاحب نے بتایا کہ برطانیہ میں پولیس ان لڑکوں کو پکڑ کر ان کے والدین پر کیس چلاتے ہیں جو بازاروں میں بے کار بیٹھے گپیں ہانک رہے ہوں کہ ان کو سکول کیوں نہیں بھیجا یا کسی مناسب کام پر کیوں نہیں لگایا۔

ہم اپنی محفلوں میں اپنی شکست اور تنزلی کا الزام امریکہ، یورپ اور اغیار پر لگا کر خوب آڑے ہاتھوں لیتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ''الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا'' اگر ہم نے اپنے اہداف میں تعلیمی پالیسی کو اولین ترجیح نہ دی تو خاکم بدہن ایک دن ہم اپنے دیس میں بدیسی ہو کر رہ جائیں گے۔ بلکہ عملاً ہم پاکستان میں ایسے ہی ہو چکے ہیں۔ بلتستان کے جو علاقے 70-1960ء کی دہائیوں تک زندگی کا تلخ نوالہ چکھ رہے تھے، علم سے لو لگا کر دنیاوی ترقی میں اوج ثریا تک پہنچ چکے ہیں۔ جبکہ خوشحالی کے پندار میں رہنے والی قومیں تعلیم وآگہی اور بقائے باہمی کے میدان میں پانسہ ہار کر بیٹھ گئی ہین۔ کیونکہ ''پدرم سلطان بود'' کا اصول قصہ پارینہ بن چکا ہے۔

کسی صاحب نے درست لکھا ہے کہ بعض مغل حکمرانوں کا دعویٰ تھا کہ قیامت قائم ہونے پر بادشاہت ملک الموت کے حوالے کریں گے، مگر چند سالوں کے بعد سفید فاموں نے انہیں ایسے نکالا کہ آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو اپنی سرزمین کی دو گز زمین قبر کے لیے نہ مل سکی۔ ان لوگوں کی ہزار دینی ورفاہی خدمات سہی، لیکن یہ زیادہ تر تاج محل، قطب مینار اور مختلف تعمیرات میں لگے رہے۔ جبکہ انہی ایام میں غیر مہذب قوم یورپ اور امریکہ اعلیٰ تعلیمی یونیورسٹیاں قائم کر رہے تھے۔ اس کا بھیانک نتیجہ یہ نکلا کہ حاکم محکوم اور محکوم حاکم ہو گیئے یہی قرآن کا فیصلہ بھی تھا۔ ﴿وأن ليس للإنسا ن إلا ما سعىٰ ۞ وان سعيه سوف يرىٰ ۞﴾ یہ الٰہی فیصلہ اٹل ہے۔ عقائد ونظریات سے صرفِ نظر ان کی محنت، بہترین منصوبہ سازی اور جدوجہد قابل تعریف ہے۔

اسلام ہر لحاظ سے ایک جدید مذہب ہے جو دور حاضر میں بھی جدت کے تمام تقاضوں پر پورا اترنے کی بھرپور صلاحیت